170404 ـ موت كے بعد تارك نماز كو صدقہ اور روزے كا فائدہ

سوال

میرے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں، والد صاحب كی زندگی میں كئی بار ان كی نمازیں رہ گئی جو انہوں نے ادا نہیں كیں، والد صاحب فوت ہوئے تو ان كی عمر پینسٹھ برس تھی، تو كیا جو نمازیں انہوں نے ادا نہیں كیں ان كا صدقہ ادا كرنے كا كوئی طریقہ ہے ؟
برائے مہربانی مجھے رہ جانے والی نمازوں كی تعداد كا حساب لگانے كا طریقہ اور ترك كردہ نمازوں كے بدلے كتنی رقم ادا كرنی ہے كے متعلق نصیحت فرمائیں.
مثال كے طور پر اگر ہم والد صاحب كی زندگی سے پندرہ برس نكال دیں تو ان كی باقی زندگی پچاس برس رہتی ہے اور پچاس برس كے 18250 دن بنتے ہیں جن میں انہوں نے نماز ادا نہیں كی تو آپ اس كے بارہ میں مجھے بتائیں میں آپ كا ممنون و مشكور رہوں گا.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سستی اور اور كوتاہی سے نماز ترك كرنے كے حكم میں علماء كرام كا اختلاف پایا جاتا ہے، لیكن صحیح قول یہی ہے كہ وہ كافر ہوگا، اس كی تفصیل آپ سوال نمبر (2182) اور (5208) كے جوابات میں دیكھ سكتے ہیں.

جب یہ طے ہو گیا كہ تارك نماز كافر ہے تو پھر اس كی جانب سے نہ تو صدقہ كرنا جائز ہے، اور نہ ہی روزے ركھنا اور نہ ہی حج كرنا.

مستقل فتوی كمیٹی كے علماء كرام سے درج ذیل سوال كیا گیا:

كیا تارك نماز كی موت كے بعد اس كے لیے دعائے استغفار كرنا اور اس كی جانب سے صدقہ و خیرات كرنا صحیح ہے چاہے وہ بعض اوقات نماز كرتا اور بعض اوقات نماز چھوڑنے والا بھی ہو ؟

اور كیا اس كی نماز جنازہ میں شریك ہونا صحیح ہو گا اور اسے مسلمانوں كے قبرستان میں دفن كرنا صحیح ہے یا نہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

جس نے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کی تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق وہ کافر ہے، اور جس شخص نے سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ترک کی تو وہ بھی کافر ہے اس بنا پر جس شخص نے جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرتے ہوئے فوت ہوا تو اس کے لیے دعائے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح اس کی نماز جنازہ میں شریك ہونا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان (مشرکوں اورکافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی تو اس نے کفر کیا "

اسے امام احمد نے مسنداحمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بندے اور کفر و شرک کے مابین (فاصلہ) نماز ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

اور اگر آپ کا والد نماز کے وجوب سے جاہل تھا، یا پھر ان علماء کرام کی تقلید کرتا تھا جو سستی اور کاہلی سے ترک نماز میں عدم کفر کا فتوی دیتے ہیں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی اسے معاف فرمائےگا، اور اس حالت میں اس

کی جانب سے دعائے استغفار کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنا فائدہ مند ہوگا.

واللہ اعلم .